www.emarsiya.com

پوچھا کسی نے تب ہوا معلوم سب کو حال
یہ ہیں حسن جنابِ علی النقیؑ کے لال
ظاہر ہوا جو عمر کی جانب کیا خیال
ہوگا قریب بیس برس کے یہ خوش جمال

سمجھے اشارہ ہم یہ کلامِ امام کا
ہے جانشیں یہی شہِ عالی مقام کا

روتا رہا وصیِ شہنشاہِ بحر و بر
ساعت وہ آئی سر سے اٹھا سایۂ پدر
سامرے سے جناں کی طرف ہو گیا سفر
ہے بے چھتا مسافرِ یثرب سے یہ بھی گھر

غل پڑ گیا وفاتِ غریب الوطن ہوئی
سامان غسل کا ہوا فکرِ کفن ہوئی

مرثیہ

اے چرخ تیرے ظلم کی کچھ انتہا نہیں
یہ سچ ہے کی کسی سے بھی تو نے وفا نہیں
لیکن بتا دے کیا تجھے خوفِ خدا نہیں
یا فاطمہؑ سے بھی تجھے شرم و حیا نہیں

زہرا کی قبر نجدیوں نے حیف ڈھا دیا
سچ تو یہ ہے کہ کعبۂ ایماں گرا دیا

کعبہ کو ڈھایا مرقدِ زہراؑ جو ڈھا دیا
کعبہ نہیں تھا عرشِ خدا تھا گرا دیا
یہ ظلم وہ ہے جس کی نہیں کوئی انتہا
پروردگار عصمتِ زہراؑ کا واسطہ
نازل بلا ہو اُن پہ کوئی آسمان سے
جلدی مٹا دے نجدیوں کو تو جہان سے

www.emarsiya.com

جانِ رسول خاصۂ داور وہ فاطمہ
شوہر ہے جس کا ساقیِ کوثر وہ فاطمہ
شبیر مجتبیٰ کی جو مادر وہ فاطمہ
پہلو پہ جس کے ہائے گرا در وہ فاطمہ

تلوار اور پہلوئے زہرا ہزار حیف
پشتِ مبارک آپ کی درے ہزار حیف

تھیں پانچ سال کی کہ خدیجہ نے کی قضا
مادر کا سایہ سر سے اُٹھا وا محمدا
اٹھارویں برس میں پدر سے ہوئی جدا
جھیلیں مصیبتیں وہ تھیں جس کی انتہا

زندہ رہیں تو باپ کو رونا نہیں ملا
بعد رسول چین سے سونا نہیں ملا

بیت الحزن کو جاتی تھیں زہرا سپٹ کا
افسوس اس جگہ کو بھی اُمت نے ڈھا دیا
سایہ میں بیٹھنا بھی گوارا نہیں ہوا
یہ قدر فاطمہ کی ہوئی وا محمدا

کیا کروں بیان جو ظلم و ستم ہوئے
باہر شمار سے ہیں وہ رنج و الم ہوئے

کیوں مومنو کلیجہ تمہارا نہ منہ کو آئے
دروازہ فاطمہ کے شکم پر گرا یا ہائے
صدمے سے جس کے حضرت محسن وفات پائے
یہ سیدہ نے باپ کی اُمت سے دکھ اٹھائے

عالم میں اس طرح سے کسی پر جفا نہ ہو
مظلومہ فاطمہ سی کوئی یا خدا نہ ہو

www.emarsiya.com

سنتے ہیں مومنین تو کرتا ہوں میں بیاں
بربادی قبور ائمہ کی داستاں
قبر حسن پہ باندھی ہیں اعدا نے بکریاں
اونٹوں کو لے کے جاتے ہیں ہر وقت سارباں
کی شرم کچھ خدا سے نہ اس کے رسول سے
اللہ بچے جلد یہ قوم جہول سے

جی چاہتا ہے کاٹ کے مر جائیں خود کو
مولد نبی کا ہوگیا افسوس مزبلہ
کس منہ سے یہ کہوں کہ ہوئے ظلم اور کیا
قبر بتول پاک کو کچرے سے بھر دیا
کچرے میں روز آگ لگاتے ہیں حیف ہے
بنت نبی کی قبر جلاتے ہیں حیف ہے

رنج و الم کی دل پہ گریں کیوں نہ بجلیاں
مسجد علی کی گوشت کی دوکان الاماں
قبر خدیجہ پہ تو برستی ہیں گولیاں
اس واسطے کہ فاطمہ زہرا کی تھی یہ ماں
امت نے خوب قدر رسالتمآب کی
قبریں بھی اہلبیت کی سب خراب کی

یارو بتاؤ ظلم کی کچھ انتہا بھی ہے
امت کو آہ پاس رسول خدا بھی ہے
بڑھ کر کوئی جہان میں اس سے جفا بھی ہے
قبروں میں حیف آگ لگانا روا بھی ہے
حق کی قسم نہ رحم ہے یا شاہ کام لو
یا مصطفیٰ لحد سے اٹھو انتقام لو

www.emarsiya.com

ہم دیکھیں قبرِ فاطمہ مٹ جائے حیف ہے
زہرا کی قبر آگ سے جل جائے حیف ہے
شیعوں کو دشمن کے ہات یہ دن آئے حیف ہے
مومن گلا نہ کاٹ کے مر جائے حیف ہے
دھو لیں یہ ہاتھ جینے سے اب اپنا کام ہے
سادات کو تو دہر میں رہنا حرام ہے